زلزلے، سائنس اور اسلام کی رہبری

از: محمد تبریز عالم قاسمی
استاذ دارالعلوم حیدرآباد

دنیا کی تاریخ حادثات اور قدرتی آفات سے بھری پُری ہے، بعض حادثات وآفات نے تو انسانی آبادی کے بڑے حصے کو چشم زدن میں صفحۂ ہستی سے مٹا کر رکھ دیا، آفات کئی طرح کی ہوتی ہیں، مثلا سیلاب، طوفان، وبائی امراض؛ لیکن انسانی زندگی پر زلزلے کے اثرات دیگر قدرتی آفات کے مقابلے میں کہیں زیادہ خطرناک اور دیرپا ہوتے ہیں، زلزلوں کی ہلاکت خیزی جنگوں اور وبائی امراض سے کہیں زیادہ ہے، نفسیاتی ماہرین کا کہنا ہے کہ زلزلے سے زندہ بچ جانے والے افراد پر برسوں شدید حزن وملال، پژمردگی، خوف اور ڈراؤنے خواب مسلط رہتے ہیں، وکی پیڈیا آزاد دائرۃ المعارف کے مطابق ایک اندازہ لگایا گیا ہے کہ اب تک آنے والے زلزلے آٹھ کروڑ انسانوں کو ہلاک کر چکے ہیں اور مالی نقصانات کا شاید کوئی حساب ہی نہیں کیا جاسکتا، درحقیقت یہ زلزلے اللہ تعالیٰ کی آیات وعلامات میں سے ہیں۔

نیپال میں ۲۵/اپریل ۲۰۱۵ء کو 7.8 کی شدت کا زلزلہ آیا، جس کی وجہ سے فلک بوس عمارتیں دیکھتے ہی دیکھتے زمیں بوس ہوگئیں، اہم اور قدیم تاریخی مقامات اور سڑکیں تباہ وبرباد ہوگئیں، مرنے والوں کی تعداد کا صحیح اندازہ تو ملبے ہٹائے جانے کے بعد ہی ہوسکے گا، تاہم ۴۳۰۰ افراد کے جاں بحق ہونے کی تصدیق ہوچکی ہے، زلزلے کے جھٹکے، چین، ہندوستان، بنگلہ دیش اور پاکستان میں بھی محسوس کیے گئے ہیں، ہندوستان کے صوبہ بہار، اترپردیش اور دہلی وغیرہ کے علاقے بھی متاثر ہوئے ہیں، گذشتہ ۸۰ سالوں میں نیپال میں آنے والا یہ شدید ترین زلزلہ ہے، اس زلزلے سے ماؤنٹ ایورسٹ پر برفانی طوفان آگیا جس سے ۱۷ افراد کی ہلاکت کی تصدیق ہوچکی ہے، زلزلے سے متاثرہ ہزاروں افراد نے پوری رات سرد موسم میں کھلے آسمان تلے بسر کی اور ہنوز یہی کیفیت ہے۔

زلزلے اور اسلامی ذمہ داریاں

اسلام نام ہے سرِ تسلیم خم کردینے کا، ایک مسلمان کو ایسے مواقع پر قرآن حدیث اور تاریخ امم کی

روشنی میں لائحہ عمل طے کرنا چاہیے، زمانہ سے مرعوب ہونا، ناقص ایمان کی علامت ہے، اسلام جذب کا قائل ہے انجذاب کا نہیں، ایسے موقع پر بالخصوص قدرتی آفات کے وقت ہم مسلمانوں پر دو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، ایک خود کو سنبھالنا اور عقیدے کی حفاظت کرنا اور دین سے بیزار اور دینی علم سے دور مسلمان بھائیوں کے عقیدے کی حفاظت کرنا کہ کہیں اس میں تزلزل پیدا نہ ہوجائے اور اِس کے ساتھ ساتھ غیر مسلم برادرانِ وطن کو اسلامی نقطۂ نظر سے آگاہ کرنا ہماری دوسری ذمہ داری ہے؛ اِس لیے ذیل میں قرآن وحدیث اور تاریخ کے حوالے سے زلزلے سے متعلق اسلامی ہدایات اور کچھ اہم باتیں درج کی جارہی ہیں:

قرآن کریم میں قوم شعیب پر عذاب آنے کا تذکرہ ہے اور اُس کی وجہ قرآن نے ناپ تول میں کمی بیشی بتائی ہے کہ ان کی عادت بن گئی تھی کہ لینے کا وقت آتا تو زیادہ لیتے اور دینے کا وقت آتا تو کمی کردیتے تھے، مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ ناپ تول میں کمی صرف محسوسات میں نہیں ہوتی ہے؛ بلکہ معنوی چیزوں میں بھی ہوسکتی ہے مثلاً لوگوں کے حقوق کی پامالی، ہر انسان یہ چاہتا ہے کہ میں اپنا پورا حق سمیٹ لوں اور جب دینے کا وقت آئے تو مجھے پورا نہ دینا پڑے، اگر قوم شعیب پر ناپ تول میں کمی کی وجہ سے عذاب اور زلزلہ آسکتا ہے تو آج حقوق اللہ اور حقوق العباد میں کمی بیشی کی وجہ سے زلزلہ آگیا تو تعجب نہیں ہونا چاہیے۔

فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ (الاعراف:۹۱)

اسی طرح حضرت موسیٰ کی قوم پر عذاب آیا، حیلے حوالے اور کٹ حجتی کی وجہ سے فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ (پس جب ان کو زلزلے نے آدبوچا اللہ نے ان کو وہیں ہلاک کردیا) (الاعراف:۱۵۵)

قارون جو مالداری میں ضرب المثل تھا، جب اُس سے کہا گیا کہ ان خزانوں پر اللہ کا شکر ادا کرو تو کہنے لگا، یہ سب میرے زورِ بازو کا کرشمہ ہے؛ چناں چہ اللہ نے اسے اِس ناشکری کی وجہ سے خزانہ سمیت زمین میں دھنسا دیا۔

فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ (القصص:۸۱)

آج اپنے معاشرے کا جائزہ لیجیے کتنے شرعی احکام میں قیل وقال کرنے والے ملیں گے اور کتنے ہی ایسے ملیں گے جن کے احساسات وجذبات قارون کی طرح ہیں۔

زلزلہ اور اسباب زلزلہ حدیث کی روشنی میں

یہاں سنن ترمذی کی ایک حدیث نقل کی جارہی ہے جس سے زلزلہ کے اسباب کا سمجھنا آسان

ہوجاتا ہے، حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (جب مندرجہ ذیل باتیں دنیا میں پائی جانے لگیں) تو اس زمانہ میں سرخ آندھیوں اور زلزلوں کا انتظار کرو، زمین میں دھنس جانے اور صورتیں مسخ ہوجانے اور آسمان سے پتھر برسنے کے بھی منتظر رہو اور ان عذابوں کے ساتھ دوسری ان نشانیوں کا بھی انتظار کرو جو پے در پے اس طرح ظاہر ہوں گی، جیسے کسی لڑی کا دھاگہ ٹوٹ جائے اور لگاتار اس کے دانے گرنے لگیں (وہ باتیں یہ ہیں)

۱- جب مالِ غنیمت کو گھر کی دولت سمجھا جانے لگے۔

۲- امانت دبالی جائے۔

۳- زکاۃ کو تاوان اور بوجھ سمجھا جانے لگے۔

۴- علم دین دنیا کے لیے حاصل کیا جائے۔

۵- انسان اپنی بیوی کی اطاعت کرے اور ماں کی نافرمانی کرے۔

۶- دوست کو قریب کرے اور اپنے باپ کو دور کرے۔

۷- مسجدوں میں شور وغل ہونے لگے۔

۸- قوم کی قیادت، فاسق وفاجر کرنے لگیں۔

۹- انسان کی عزت اِس لیے کی جائے؛ تاکہ وہ شرارت نہ کرے۔

۱۰- گانے بجانے کے سامان کی کثرت ہوجائے۔

۱۱- شباب وشراب کی مستیاں لوٹی جانے لگیں۔

۱۲- بعد میں پیدا ہونے والے، امت کے پچھلے لوگوں پر لعنت کرنے لگیں۔

(سنن الترمذی، رقم: ۲۱۱، ماجاء فی علامۃ حلول المسخ)

انصاف کے ساتھ موجودہ ماحول کا جائزہ لیجیے، مذکورہ باتوں میں سے کون سی بات ہے، جواب تک نہیں پائی گئی ہے، مذکورہ ساری پیشین گوئیاں حرف بہ حرف پوری ہوتی ہوئی نظر آرہی ہیں، دھوکہ، بے ایمانی، کرپشن، سرکاری وعوامی چیزوں میں ناجائز تصرفات عام ہیں، مسلمانوں کے مالیہ کا نظام بد سے بدتر ہے، عصری تعلیم کا شور اتنا طاقت ور ہے کہ دینی درس گاہوں کے طلبۂ کرام، مدرسے کی چہار دیواری میں رہتے ہوئے دینی تعلیم سے بے فکر ہوکر، عصری علوم کے حصول کے لیے کوشاں ہیں، والدین کی نافرمانی کے واقعات اب پرانے ہوگئے ہیں، بیوی کی اندھی محبت نے کتنے بنے بنائے گھر اجاڑ دیے، مساجد کا پرسکون اور قدسی ماحول پراگندہ ہوچکا ہے، عہدے اور مناصب اور قیادت وسیادت نااہل

کے ہاتھوں میں برسوں سے ہے، گانا، میوزک فلم اور اس طرح کی چیزوں کا بازار اتنا گرم ہے کہ الامان والحفیظ، اِس حوالے سے کچھ کسر باقی رہ گئی تھی، موبائل اور انٹرنیٹ کے منفی استعمال نے پوری کردی، ام الخبائث شراب کا شوق جہاں غیروں کو ہے، وہیں اپنے بھی اب پیچھے نہیں رہے، اور مرحوم علماء، صلحاء، اتقیا اور نیک لوگوں پر کیچڑ اچھالنے والوں کی بھی کمی نہیں ہے، اور یہ ساری باتیں آج سے نہیں بہت پہلے سے ہیں، اللہ کے نبی نے چودہ سو سال پہلے ہی اِس کی اطلاع دی تھی، جہاں یہ ارشاد ایک طرف اسلام کی حقانیت کی واضح دلیل ہے، وہیں دوسری طرف زلزلوں کی آمد کی وجوہات سمجھنے میں معین و مددگار بھی ہے اور یہ وہی ماحول ہے، جس کے بارے میں حضرت عائشہؓ نے ارشاد فرمایا تھا:

جب لوگ زنا کو حلال کرلیں، شراب پینے لگیں اور گانے بجانے کا مشغلہ اپنالیں تو اللہ کی غیرت جوش میں آتی ہے اور زمین کو حکم ہوتا ہے کہ وہ زلزلہ برپا کردے۔

زلزلوں کی مختصر تاریخ

نیپال کا تازہ واقعہ، کوئی نیا واقعہ نہیں ہے؛ بلکہ جب بھی ایسا ماحول ہوا، قدرت نے انسانوں کو سنبھلنے کی وارننگ دی ہے، انھیں متنبہ کیا ہے کہ ''ہے وقت ابھی جا گو اے مومنو، غفلت سے''

۲۰ھ میں حضرت عمرؓ کے زمانے میں بھی زلزلہ آیا، انھوں نے زمین پر ایڑی ماری اور فرمایا: اے زمین تو کیوں ہلتی ہے، کیا عمر نے تیرے اوپر عدل قائم نہیں کیا؟ اور زمین کا زلزلہ رک گیا۔

۵۹ھ میں ایک زلزلہ آیا جو ۴۰ دنوں تک رہا، کئی شہر صفحہ ہستی سے مٹ گئے۔

۲۲۳ھ میں شہر غرناطہ میں زلزلہ آیا اور پورا شہر تباہ و برباد ہوگیا۔

۲۴۱ھ میں وامغان میں زلزلہ آیا، جس میں تقریباً پچیس ہزار لوگ جاں بحق ہوگئے۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے، زلزلہ مشاہدات وواقعات، ص: ۱۰)

ماضی قریب کے کچھ زلزلے

۸/اکتوبر ۲۰۰۵ء پاکستان میں آنے والا زلزلہ، دنیا کا چوتھا بڑا زلزلہ تھا، جس میں سرکاری اعداد وشمار کے مطابق کل ہلاکتیں ۸۶۹۸۴ تھیں، اُس سے قبل ۲۰۰۴ء میں انڈونیشیا کے زیر سمندر زلزلے کے باعث اٹھنے والی سونامی لہر کے نتیجے میں لاکھوں ہلاکتیں ہوئی تھیں، ایران کے شہر بام میں ۲۰۰۳ء میں زلزلے سے ۳۰ ہزار افراد ہلاک ہوگئے تھے، جنوری ۲۰۰۱ء میں ہندوستان کے صوبۂ گجرات میں ۲۰ ہزار افراد ہلاک ہوگئے تھے۔ (وکی پیڈیا آزاد دائرۃ المعارف)

اسلام اور سائنس کے نظریات

نیپال میں آئے شدید زلزلے کے بعد ایک بار پھر یہ سوال ہر ایک کے ذہن میں آ رہا ہے کہ یہ زلزلے کیوں آتے ہیں؟ زلزلے کے بارے میں لوگوں میں عجیب وغریب آرا پائی جاتی ہیں، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مافوق الفطرت قوتوں کے مالک دیوہیکل درندے جو زمین کے اندر رہتے ہیں وہ زلزلے پیدا کرتے ہیں، ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ زمین ایک گائے کے سینگوں پر رکھی ہوئی ہے، جب وہ سینگ تبدیل کرتی ہے تو زلزلے آتے ہیں، (اس طرح کی بات ایک موضوع حدیث میں بھی ہے) کچھ لوگ کہتے ہیں کہ زمین ایک بڑے کچھوے کی پیٹھ پر ہے، وہ جب حرکت کرتا ہے تو زلزلے آتے ہیں، یہ سب غیراسلامی نظریات ہیں، سائنس داں حضرات کے نظریات میں اختلاف ہے، کچھ کا کہنا ہے کہ زمین کے اندر گرم ہوا باہر نکلنے کی کوشش کرتی ہے تو زلزلے پیدا ہوتے ہیں، اور کچھ کہتے ہیں کہ زمین ٹھنڈی ہورہی ہے اور اِس عمل کے نتیجے میں اس کا غلاف کہیں کہیں چیخ جاتا ہے جس سے زلزلے آتے ہیں، کچھ سائنس داں حضرات کا دعوی ہے کہ زمین کے اندرونی حصے میں آگ کا جہنم دہک رہا ہے اور اس بے پناہ حرارت کی وجہ سے زمین غبارے کی طرح پھیلتی ہے؛ لیکن اِس وقت سب سے مقبول نظریہ "پلیٹ ٹیکٹونس" کا ہے، جس کی معقولیت کو تمام غیرمسلم ماہرین نے تسلم کرلیا ہے کہ جب زمین کی پلیٹ جو تہہ در تہہ مٹی، پتھر اور چٹانوں پر مشتمل ہوتی ہے، کسی ارضیاتی دباؤ کا شکار ہوکر ٹوٹتی یا اپنی جگہ چھوڑتی ہے تو سطح زمین پر زلزلے کی لہریں پیدا ہوتی ہیں، یہ لہریں نظر تو نہیں آتیں؛ لیکن اِن کی وجہ سے سطح زمین پر موجود ہر چیز ڈولنے لگتی ہے۔

لیکن اِس کے برخلاف اِسلامی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہے کہ زلزلے کا بنیادی سبب انسان کا بداعمالیوں پر اصرار ہے، اور اِس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے زبردست آزمائش ہے، ہمیں یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ تمھارا رب تم سے ناراض ہے، تم نیکیوں کی جانب متوجہ ہوجاؤ، اور ماموارت کا امتثال اور منہیات سے اجتناب اپنا شیوہ بنالو۔

اسلام اور سائنس کا بنیادی فرق

سائنس نے یہ تو بتادیا کہ زمین کی پلیٹیں ہلتی ہیں تو زلزلہ آتا ہے؛ لیکن اِس کا حل اور ایسے موقع پر کیا کرنا چاہیے، یہ نہیں بتایا؛ لیکن اِسلام نے جہاں ایک طرف زلزلے کے اسباب بتائے، وہیں دوسری طرف اُس کا معقول اور مطمئن حل بھی بتایا ہے، اور دنیا کی تاریخ؛ بالخصوص تباہ شدہ اقوام کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ اسلام نے جو کچھ بتایا ہے اُس سے صرفِ نظر نہیں کیا

جاسکتا، اسلامی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو یہ زلزلے ہمیں یہ سبق سکھاتے ہیں کہ تم نے کتنی بھی ترقی کرلی، کیسی بھی مشین ایجاد کرلی، کتنی ہی مضبوط عمارتیں بنالیں، اڑنے کے سامان بنالیے، کمپیوٹر ایجاد کرلیے، چاند پر کمندیں ڈال آئے، مسافت سمیٹ کر دنیا کو ایک آنگن بنا دیا، سردی میں مصنوعی گرمی اور گرمی میں مصنوعی سردی کے اسباب مہیا کرلیے اور ترقی کے سارے رکارڈ توڑ ڈالے؛ لیکن تم اپنی اوقات یاد رکھو، اپنی تخلیق کا مقصد یاد رکھو، اپنے مالک وخالق سے لاتعلق مت ہوجاؤ، اس کی مرضیات و نا مرضیات کو پہچانو، دنیا و آخرت کا فرق سمجھو، حیات و مابعد الحیات کا راز جانو، اور یہ حقیقت ہمیشہ پیشِ نظر رکھو کہ تم سے بڑھ کر بھی کوئی ذات ہے، جس کی قدرت وعظمت اور قہاریت و جباریت کا تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتے: چناں چہ حضور ﷺ کے زمانہ میں مدینہ کے اندر زلزلہ آیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب چاہتا ہے کہ تم اپنی خطاؤں کی معافی مانگو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، رقم: ۸۳۳۴ فی الصلاۃ فی الزلزلہ)

دوسری بات یہ کہ اسلام نے دنیا کو یہ حقیقت بھی سمجھائی ہے کہ یہ دنیا چند روزہ ہے اور ایک وقت ایسا آئے گا، جب یہ دنیا ختم ہوجائے گی اور سب سے بڑے دربار میں، سب کو اپنی زندگی کا حساب وکتاب دینا ہے، اسلامی زبان میں اسے قیامت کہتے ہیں، یہ زلزلے انسان کو اُسی قیامت کی یاد دلاتے ہیں کہ ابھی تو تھوڑی سی زمین ہلا دی گئی ہے تو یہ حال ہے، جب قیامت کا زلزلہ آئے گا تو تمہارا کیا حال ہوگا؟ لہٰذا وقت سے پہلے اپنی ذات کے ساتھ ساتھ اپنے اعمال درست کرلو؛ چناں چہ بخاری کی روایت میں ہے: سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ علم اٹھالیا جائے اور زلزلوں کی کثرت ہوجائے۔ (بخاری، رقم: ۱۰۳۶) کیا ایک کامل ایمان شخص اِس سے انکار کرسکتا ہے کہ یہ زلزلے علاماتِ قیامت میں سے نہیں ہیں؟

لہٰذا اِس موقع پر ہمیں وہی کام کرنا چاہیے جو اِس موقع پر اسلام ہم سے چاہتا ہے؛ چناں چہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: جہاں زلزلہ آتا ہے اگر وہاں کے لوگ توبہ کرلیں اور بداعمالیوں سے باز آجائیں تو ان کے حق میں بہتر ہے، ورنہ ان کے لیے ہلاکت ہے۔ (الجواب الکافی لابن القیم، ص: ۴۷)

ابن قیم نے اپنی کتاب میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا ایک خط نقل کیا ہے، جو زلزلے کے موقع سے انھوں نے حکومت کے لوگوں کو لکھا تھا کہ اگر زلزلہ پیش آئے تو جان لو یہ زلزلے کے جھٹکے سزا کے طور پر آتے ہیں؛ لہٰذا تم صدقہ وخیرات کرتے رہا کرو۔ (الجواف الکافی، ص: ۴۷)

اِس موقع پر نماز بھی پڑھ سکتے ہیں

علامہ کاسانیؒ نے یہ اصول قائم کیا ہے کہ ہر گھبراہٹ کے موقع پر نماز پڑھنی چاہیے، زلزلہ بھی

ان مواقع میں سے ہے؛ لہٰذا تنہا تنہا مسلمانوں کو نماز ادا کرنی چاہیے اور تضرع کے ساتھ دعائیں کرنی چاہیے اور یہ نماز دو رکعت عام نمازوں کی طرح ہوگی؛ البتہ مکروہ وقت میں نہ پڑھی جائے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ انھوں نے بصرہ میں زلزلہ کی بناپر نماز پڑھی ہے۔ (بدائع الصنائع ۱/۲۸۲)

یہ دعائیں بھی پڑھ سکتے ہیں

زلزلے کے موقع پر مذکورہ دعاؤں کا ورد رکھنا چاہیے، حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اِس موقع پر لوگوں کو تین دعاؤں کے اہتمام کی تاکید کی تھی، یہ تینوں دعائیں، قرآنی دعائیں ہیں؛ اِس لیے اِن کی اہمیت اور تاثیر کا انکار نہیں کیا جاسکتا:

۱- حضرت آدمؑ کی دعا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ (الاعراف:۲۳)

۲- حضرت نوحؑ کی دعا وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُن مِّنَ الْخَاسِرِينَ (ہود:۴۷)

۳- حضرت یونسؑ کی دعا لَّا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (انبیاء:۸۷)

(الجواب الکافی، ص:۴۷)

الغرض زلزلوں کے تعلق سے اسلام میں مکمل رہنمائی موجود ہے اور مشترکہ طور سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ یہ زلزلے صرف زیرِ زمین پلیٹوں کے ملنے یا چٹانوں کے کھسکنے کی وجہ سے نہیں آتے؛ بلکہ یہ انسانوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے آتے ہیں اور یہ زلزلے انھیں بداعمالیوں سے باز آنے کے لیے الارم اور وارننگ ہیں؛ لہٰذا یہ بندوں کے حق میں رحمت ہیں کہ اُن کو اِسی دنیا میں اپنی اصلاح کے لیے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں؛ لیکن موجودہ سائنس کا یہ ماننا ہے اور میڈیا چلا چلا کر اُس کے نظریات کی تشہیر کررہا ہے کہ مصائب، آفات اور زلزلوں کا ظہور کسی عبرت اور نصیحت کے لیے نہیں؛ بلکہ اِس کا تعلق تو طبعیات سے ہے اور الحادو دہریت کے بڑھتے ہوئے دور میں انسان کی قساوتِ قلبی اِس انتہاء کو پہنچی ہوئی ہے کہ غیروں کے ساتھ ساتھ اپنے کچھ مسلمان بھائی بھی اِسے صرف سائنس کا کرشمہ ہی سمجھتے ہیں اور اِن حالات میں جانی و مالی حفاظت کا ہی تذکرہ کرتے ہیں، توبہ واستغفار اور انابت الی اللہ کو ضروری نہیں سمجھتے۔

اِس موقع پر ایک مسلمان کا شیوہ

مفتی محمد تقی عثمانی صاحب لکھتے ہیں:

اگر ایک شخص صاحبِ ایمان ہے تو اُس کے لیے اِس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ کہے کہ

مجھے نہیں معلوم کہ اِس واقعہ کے پیچھے کیا مصلحتیں کام کررہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ کیا بھلائیاں پیدا کرے گا اور کائنات کے مجموعی نظام کے اعتبار سے اِس کے اندر کیا خیر کا پہلو ہے؟ میں نہیں جانتا؛ لیکن اتنا جانتا ہوں کہ اِس کائنات کا کوئی ذرہ، کوئی پتہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر نہیں ہلتا اور کوئی حرکت اِس کائنات میں اللہ کی حکمت کے بغیر نہیں ہوتی؛ لہٰذا سرِ تسلیم خم ہے، جو کچھ ہوا، وہ اُن کی حکمت کے عین مطابق ہوا، چاہے ہماری سمجھ میں وہ حکمت آئے یا نہ آئے، ہم اِس پر کوئی رائے زنی نہیں کرتے۔(اصلاحی خطبات ۱۶/۱۳۸)

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

ہم جزم اور وثوق سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ (زلزلہ) عذاب تھا یا نہیں، اِس بحث میں پڑنے کے بجائے ہمارے کرنے کا کام یہ ہے کہ ہم سے متاثرین کی جتنی مدد ہوسکتی ہے ہم وہ مدد کریں، جو لوگ دنیا سے چلے گئے اُن کے لیے دعاءِ مغفرت کریں، جو موجود ہیں اُن کے لیے دعائے صحت کریں اور ساتھ ساتھ توبہ واستغفار کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رجوع کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مزید مصائب اور تکلیفوں سے محفوظ فرمادے(یاد رہے ہر تخریب، ایک تعمیر کا پیش خیمہ ہوتی ہے)(اصلاحی خطبات ۱۶/۱۴۱)

سائنس کی ناکامی

مولانا پیر فقیر ذوالفقار صاحب نقشبندی لکھتے ہیں:

سائنس زلزلے کا مرکز، زلزلے کی شدت اور گہرائی تو بتا سکتی ہے؛ لیکن کب آئے گا؟ اور کہاں کہاں کتنی تباہی پھیلائے گا، اِس بارے میں باوجود اتنی ریسرچ کے سائنس گنگ ہوجاتی ہے قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ (الملک:۲۶) کہہ دو کہ اِس کا علم تو فقط اللہ ہی کے پاس ہے میں تو صرف ڈرانے والا ہوں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ زمین کے کس حصے میں پلیٹیں ہلتی ہیں؟ اور کب ہلتی ہیں؟ یہ پلیٹیں روز روز کیوں نہیں ہلتیں، کیا اندھا قانون ہے جو اِنکو ہلاتا ہے؟ اِن سوالوں کا جواب ہمیں شریعت دیتی ہے شریعت یہ کہتی ہے کہ طبعی اسباب اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت ہیں، اللہ تعالیٰ بندوں سے خوش ہوں تو اسباب بندے کے موافق ہوجاتے ہیں، بسا اوقات کسی جگہ کے لوگوں کے اعمال خراب ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کو وہ ناراض کرلیتے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے ان

بندوں کی تنبیہ کے لیے زمین کو حکم دیتے ہیں کہ تھوڑا ان کو جھٹکا دے تو زمین جھٹکا دیتی ہے، یا سائنس کی زبان میں یوں کہنا چاہیے کہ جب اللہ تعالیٰ بندوں سے خوش ہوتے ہیں تو جغرافیائی اور ماحولیاتی پیرامیٹرز کو بندوں کے موافق بنادیتے ہیں اور جب ناراض ہوتے ہیں تو پیرامیٹرز میں ایسی تبدیلی آتی ہے کہ لوگ آفات میں جکڑے جاتے ہیں۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَى بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ (هود:۱۱۷)

اور آپ کا رب ایسا نہیں ہے کہ ہلاک کردے کسی بستی کو اور بستی والے نیک کام کرنے والے ہوں۔ (زلزلہ..مشاہدات وواقعات، ص:۱۵)

مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانویؒ لکھتے ہیں:

زلزلہ کے کچھ اسباب بھی ہیں، جن کو طبقات ارض کے ماہرین بیان کرتے ہیں؛ مگر ان اسباب کو مہیا کرنے والا ارادۂ خداوندی ہے اور بعض دفعہ طبعی اسباب کے بغیر بھی زلزلہ آتا ہے، بہرحال ان زلزلوں سے ایک مسلمان کو عبرت حاصل کرنی چاہیے اور دعا واستغفار، صدقہ وخیرات اور ترکِ معاصی کا اہتمام کرنا چاہیے۔ (آپ کے مسائل، ۱/۳۸۶)

لہٰذا اِس وقت جب کہ پوری دنیا زلزلے کے اثرات کو محسوس کررہی ہے، ہم تمام مسلمان بھائیوں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم سب سے پہلے اپنے ناواقف اور دین سے برگشتہ مسلم نوجوان کا ذہن صاف کریں، شکوک وشبہات مٹائیں، اِس کے ساتھ ساتھ غیرمسلم بھائیوں کے سامنے زلزلے کے حوالے سے اسلامی تعلیمات وہدایات اور قرآنی ارشادات وفرمودات پُرزور انداز میں پیش کریں اور اسلام وسائنس کا تقابلی جائزہ پیش کرکے معیارِ حق کو ثابت کرنے کی کوشش کریں، کیا پتہ کچھ بے راہ رو، راہِ راست پر آجائیں، ہر شر میں خیر کا پہلو بھی ہوتا ہے، اور ہر تخریب، تعمیر کا پیش خیمہ ہوتی ہے، اللہ ہمیں حوصلہ دے! آمین۔

❁ ❁ ❁